سوال

(309) صدقہ فطر کو عید سے چند روز قبل تقسیم کرنا؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا یہ جائز ہے کہ صدقہ فطر شریعت کی طرف سے مقرر کردہ وقت سے پہلے ہفتہ وارچھٹی کے دن تقسیم کردیا جائے کیونکہ اس دن رضا کارانہ کام کرنے والے افراد زیادہ تعداد میں مل سکتے ہیں، جو کسی دوسرے وقت دستیاب نہیں ہوتے؟ (مغربی مسلمانوں کے روزمرہ مسائل)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صدقہ فطر کا اصل مقصد یہ ہے کہ عید کے دن غریبوں کو مانگنے کی ضرورت نہ رہے، لہٰذا یہ صدقہ ان تک اس انداز سے پہنچنا چاہیئے کہ یہ مقصد حاصل ہوجائے۔ اسے نمازِ عید سے موخر کرنا جائز نہیں کیونکہ نبی ﷺ نے حکم دیا ہے کہ وہ نمازِ عید کے لئے نکلنے سے پہلے ضرور ادا کردیا جائے اور فرمایا:

''جس نے اسے نماز سے پہلے ادا کیا تو یہ مقبول صدقہ ہے، اور جس نے نماز (عید) کے بعد ادا کیا، تو وہ صدقوں میں سے ایک (عام) صدقہ ہے۔'' (سنن ابن ماجہ، بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ، رقم: ۱۸۲۷، سنن اَبی داوٗد، باب زَكَاةِ الْفِطْرِ، رقم: ۱۶۰۹)

اس کی ادائیگی نمازِ عید سے متصل پہلے یعنی فجر کی نماز اور عید کی نماز کے درمیان بھی ہوسکتی ہے بلکہ عید کی رات کو بھی ہوسکتی ہے۔ اسے عید سے ایک دو دن پہلے بھی ادا کیا جاسکتا ہے جیسے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور یہی عام فقہاء کی رائے ہے۔ بعض علماء کے قول کے مطابق آدھا مہینہ پہلے بلکہ مہینے (رمضان) کے شروع میں بھی درست ہے۔ میرے خیال میں اس امر کا تعلق صدقہ فطر کے شرعی مقصد سے ہے اور وہ مقصد ہے عید کے دن حاجت مندوں کو مانگنے کی ضرورت نہ رہنے دینا۔ چونکہ عید سے پہلے ادا کرنے سے بھی یہ مقصد حاصل ہوجاتا ہے، اس لئے اس معاملے میں گنجائش ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الصوم:صفحہ:286

محدث فتویٰ